ابن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

وقعات السنان

مفتیٔ اعظم مولٰینا محمد مصطفٰے رضا بریلوی قدس سرہ
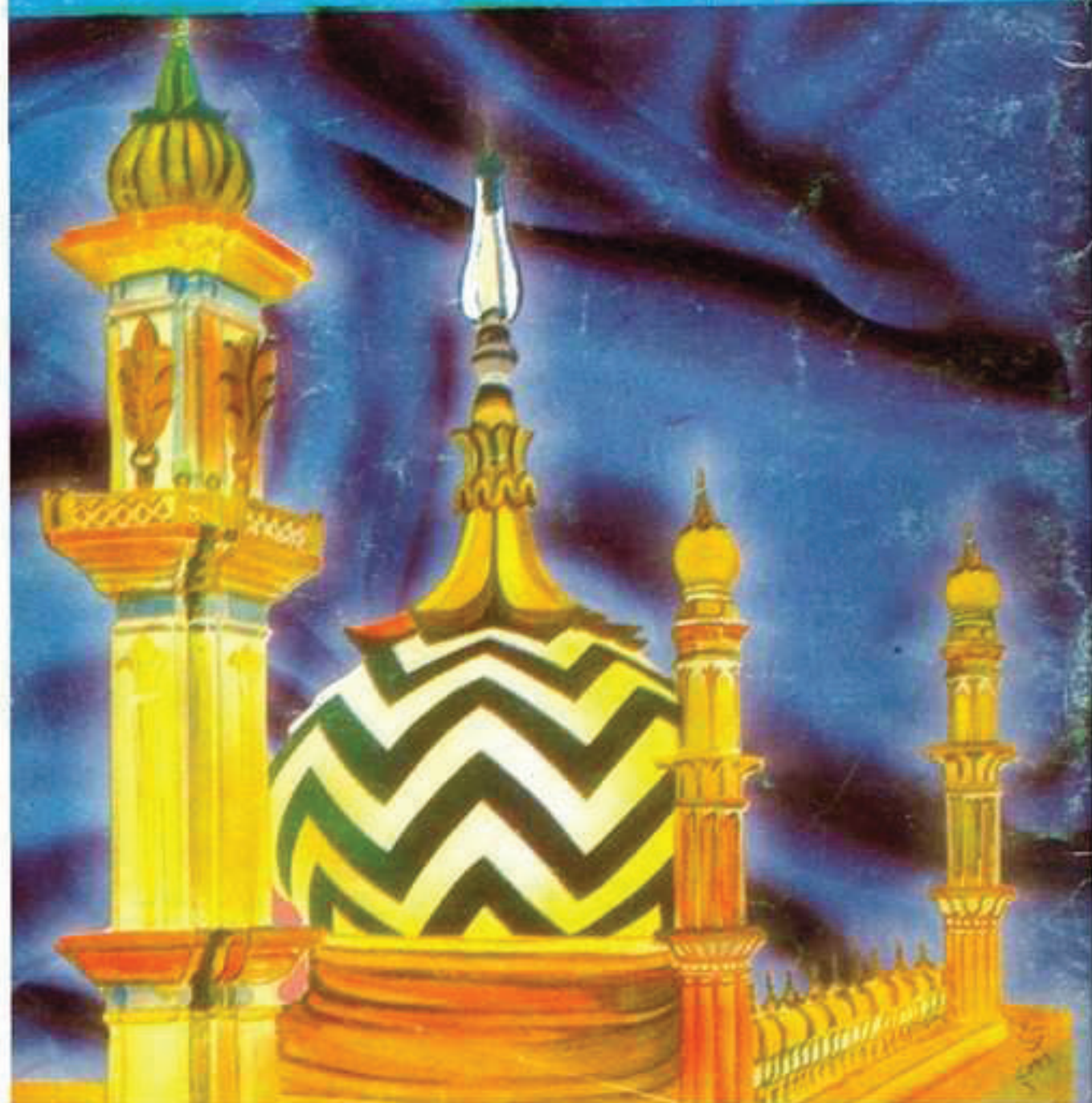
جملہ حقوق محفوظ

کتاب ———— وقعات السنان الی حلق بسط البنان

مصنف ———— مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا بریلوی قدس سرہ

(ابن) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

اصلاح و نظر ثانی ———— ماہر تحقیقات اسلامیہ سید امیر محمد شاہ قادری بخاری

مدرس درسیات نظامیہ (ایم اے عربی و اسلامیات)

ناشر ———— غوثیہ بک ڈپو مریدکے

اشاعت ———— اکتوبر 1999ء

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور

☆ مسلم کتابوی گنج بخش روڈ لاہور

☆ حجاز پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور

تعارف کتاب

آپ کی زیر مطالعہ کتاب بلاشبہ اہل سنت وجماعت کے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں کتاب ہذا میں فرق باطلہ کا عموماً اور نجدیت غیر مقلدیت اور تقلید نما نام نہاد سنیوں دیوبندیوں کی خصوصاً خوب خبر لی گئی ہے۔ اور وہابیوں دیوبندیوں کی تحریری بد عنوانیوں کو دلائل شرعیہ سے کفریہ عبارات ثابت کیا گیا ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی' قاسم نانوتوی' رشید گنگوہی' صدیق الحسن بھوپالی' اشرف علی تھانوی' کے بد عقائد نمایاں کیے گئے ہیں۔

صراط مستقیم تحذیر الناس بسط البنان ' حفظ الایمان کی تحریری بے ایمانیوں کا اچھی طرح پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل بالا کتابوں کی کفریہ عبارات کی نہ صرف نشان دہی کی گئی ہے بلکہ قاطع براہین سے ان مصنفین کو ہمیشہ کے لئے بے زبان بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ایسی کتب کے مطالعہ سے یقیناً مسلک اہل سنت کو ایک مضبوط دفاع میسر ہوگا۔ اہل سنت مناظر علماء کے لئے زیر نظر کتاب خضر راہ کا کام دے سکتی ہے۔

دعاگو

سید امیر محمد شاہ قادری سانده قصور

کی پکار عالم آشکار ہو کر اور بھی سونے پر سہاگہ ہوئی پھر رشحۂ اخیرہ کا جبھی سے آپ پر نازل ہونا
اور آج تک لاجواب رہنا اور ابھی کے اموات غیر احیا ہونے پر رجسٹری کر گیا، بایں ہمہ
آپ کے اذناب چاہتے ہیں کہ آپ کی مستعار حیات جس میں تا مۓ تانیث کے سوا باقی حصہ بالکل
معدوم ہو گیا ہے۔ چین سے نہ گزرے اور آپ سے چھیڑ چلی ہی جائے۔ لہٰذا ان کی دہن دوزی
کو کتاب مستطاب النکادی فی العادی والغادی و کتاب لاجواب القشم القاصم للداسم
القاسم و کتاب بیرا یا انتخاب اشد البأس علی عابد الخناس یعنی رد تحذیر الناس و کتاب
کامل النصاب خود الفرقان بین جند الالٰہ واحزاب الشیطان وغیرہا سے یہ چند مختصر
سوال التقاط کر کے حاضر کرتا ہوں۔ اگر آپ نے جواب کی ہمت کی، جو انشاء اللہ العظیم آپ کو
کبھی نہ ہوگی اور نہ ہو تو بقیہ مباحث جلیلہ بھی اسی پیرایہ میں گزارش کر کے دکھا دوں گا کہ آپ
حضرات نے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو منہ بھر بھر کر گالیاں دیں اور
آپ کے حمایتیوں نے جان توڑ کر ان کے نا مندمل زخم بھرنے کے لیے سخت مہمل اور
پادر ہوا تاویلیں گھڑیں۔ وہ حقیقۃً دوستی بے خرد ل دشمنی است کے قبیل سے تھیں اور آپ کی
بات بنانے کے بدلے الٹی آپ پر ریشخند اور مرہم ریش ہونے کے عوض اور نمک پاش اور
مشک آگندہ ہو گئیں۔

سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن یجعل اللہ للکفرین
علی المؤمنین سبیلا جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا ومن
اصدق من اللہ قیلا وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا وماوانا وملجانا محمد و
الہ وصحبہ تعظیما وتبجیلا۔ آمین۔

سوال اوّل: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا جو قرآن عظیم میں
منصوص اور مسلمانوں کے ضروریات دین سے ہے۔ صرف یہ لفظ ضروریات سے ہے۔
معنی پڑھ گھڑ لیجئے۔ یا ان کے کوئی معنی ضروریات سے ہیں۔ بر تقدیر ثانی وہ معنی کیا ہیں۔

سوال دوم: جو معنی کہ ایک شخص تیرہ سو برس کے بعد تراشے اور ان کے ایجاد کنندہ
ہونے کا خود بھی معترف ہوا اور وہ مقر ہو تا تو سلف صالحین سے آج تک کسی سے ان کا منقول

نہ ہونا خود ان کے حدیث پر شاہد عادل ہو تو کیا وہ ضروریات دین سے ٹھہریں گے۔ یا وہ
معنی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و ائمہ دین سے متواتر اور عام مسلمانوں
میں دائر و سائر ہیں۔ وہ ضروریات دین سے ہوں گے۔ ضروریات دین کے کیا معنی ہیں۔

سوال سوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و ائمہ دین نے خاتم النبیین کے
یہی معنی بتائے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں۔ بعثت اقدس کے بعد اب کوئی جدید نبی نہ ہوگا
یا یہ بتائے ہیں کہ حضور نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض اور ما بالعرض کا قصہ ما بالذات
پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ معنی خاتم النبیین اگر بتائے ہوں تو ثبوت دیجئے نہ بتائے ہوں تو اقرار کیجئے
کہ واقعی یہ بدعت محدثہ ہے اور ضروریات دین کے وہی معنی اوّل ہیں۔

سوال چہارم: جو معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و ائمہ دین بتاتے
آئے۔ ان کو خیال عوام کہنے والا ضروریات دین کا منکر ہے یا نہیں۔ اس لیے صحابہ و ائمہ
حتیٰ کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ معنی قرآن مجید سے جاہل و نافہم ٹھہرایا یا نہیں
ایسا ٹھہرانے والا کافر ہے یا مسلمان، سنی ہے یا بد دین بندۂ شیطان۔

سوال پنجم: جو معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و ائمہ سے متواتر اور مسلمانوں
میں ضروری دینی ہو کر دائر و سائر ہیں۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ انور
میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کے منافی ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو صاف کہہ دیجئے کہ حضور
کے بعد کتنے ہی جدید نبی ہوں معنی آیت و حدیث کے کچھ خلاف نہیں اور اگر ہیں تو زمانہ اقدس
میں یا حضور کے بعد دوسرا نبی تجویز کرنا معنی متواتر ختم نبوت کے خلاف اور اس میں
ضرور خلل انداز اور جو اس کا منکر ہوا وہ ضروریات دین کا منکر ہو کر کافر ہوا یا نہیں۔

سوال ششم: ختم زمانی کا انکار کفر ہے یا نہیں اگر ہے تو اسی وجہ سے کہ وہ ختم نبوت
کی آیت و احادیث اس معنی متواتر ضروری دینی کے خلاف ہے یا کسی اور من گھڑت وجہ
سے بر تقدیر ثانی وہ وجہ بتلائیے۔ قرآن و حدیث و کلام ائمہ سے اس کا ثبوت دیجئے۔ بر تقدیر
اوّل جو اس معنی کو خیال عوام بتا چکا اور خود وہ معنی گھڑے کہ نبی جدید پیدا ہونا منافی ختم
نبوت نہ رہا تو کس منہ سے ختم زمانی کے منکر کو کافر کہہ سکتا ہے۔ اس کی دلیل

التزام نہ کیا جائے تو خدا وغیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام اشیاء کی مبدئیت مراد ہے۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات کا مبدء نہیں اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو۔ جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مذکور ہے خالق کل شیء یا مثل اس کے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہاں عموم استغراق حقیقی مراد نہیں کیونکہ اس کا استحالہ اوپر دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہو چکا ہے۔ بلکہ یہاں عموم واستغراق اضافی مراد ہے۔ یعنی باعتبار خالقیت بعض اشیاء کہ اس پر قدرت کمالات ضروریہ متعلقہ بہ الوہیت سے ہے عموم فرمایا گیا۔ پس اس کا مقتضی صرف اس قدر ہے کہ الوہیت کے لیے جو مبدئیتیں لازم وضروری ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بتمامہا حاصل ہیں۔ الفاظ عموم کا عموم اضافی میں مستعمل ہونا محاورات جمیع السنۃ میں بلا نکیر جاری ہے اور خود قرآن مجید میں مذکور بلقیس کی نسبت فرمایا گیا، واوتیت من کل شیء یعنی اس کے پاس تمام چیزیں تھیں یہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس اس زمانہ کی ریل اور تار برقی اور لیمپ اور گیاس اور فوٹو وغیرہا ہرگز نہ تھے، وہاں بھی اشیاء ضروریہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے۔ پس ایسا عموم مثبت مدعائے زید ہرگز نہیں۔ اجوبہ مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سرتاسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے۔ ہرگز اس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہیئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔ تمام ہوئی ولید پلید کی تقریر کفر تخمیر تو آپ ہی فرمائیے کہ اس خبیث کا یہ جواب کفر بے حجاب وتنقیص شان رب الارباب عز جلالہ ہے یا نہیں۔

سوال شانزدہم: اس نے اس کلام ملعون میں مبدئیت کی دو قسمیں مبدئیت کل و مبدئیت بعض کر کے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت مانا یا نہیں۔ کہو مانا۔ اور صراحۃً مانا تو اس کے نزدیک مبدئیت الٰہی صاف صاف قسم دوم کی ہوئی یا نہیں۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔ اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا مبدء ہونا تو ہر کنگر ہر کمہار کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر پھار بے گنجائش انکار اس نے کہا یا نہیں کہ جیسا مبدء اشیاء ہونا اللہ کے لیے ثابت ہے۔ ایسا تو ہر کنگر ہر کمہار کے لیے حاصل ہے۔ کیا اس میں اس نے صراحۃً اللہ واحد قہار کو گالی دی یا نہیں۔ بولو دی اور

ضرور دی۔

سوال ہفدہم: حفظ الایمان والی رسلیا کی تقریر بعینہ یہی تقریر ولید پلید ہے یا نہیں کہو ہے اور ضرور ہے۔ اس کے مصنف نے بھی اس کلام ملعون میں علم متعلق بالغیوب کی دو قسمیں علم کل وعلم بعض کر کے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو مانا اور صراحۃً مانا۔ تو اس کے نزدیک علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاف قسم دوم کا ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر پھار بے گنجائش انکار اس نے کہا یا نہیں کہ مغیبات کا جیسا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے حاصل ہے۔ کیا اس میں اس نے صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا نہیں۔ بولو دی اور ضرور دی۔

سوال ہیجدہم: رسلیا والا اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کو ایک مکر یہ گڑھتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے الخ نعوذ باللہ منہا۔ بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو۔ کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وہو قولہ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے۔ یوں ہی ولید پلید کہتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا مبدع ہونا واقع میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے ہے مطلق بعض شے کا مبدع ہونا گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ درجے کی ہو۔ کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وہو قولہ۔ کیونکہ ہر شخص کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی اسی سے ابتدا ہو ہے۔ ان پلید وپلید دونوں کا یہ مکر کیسا ہے اور دونوں مردود ہیں یا ایک مردود دوسرا مقبول تو وجہ فرق کیا ہے۔ حالانکہ دونوں نے بعینہ ایک کلام کہا ہے۔

سوال نوزدہم: ولید پلید کے نزدیک اللہ عز وجل کا مبدع ہونا اور رسلیا والے کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم واقع میں محیط کل ہے یا محیط بعض۔ اول کو

کہاں تم مسلمانوں کی تسکین کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اگر لڑائی میں تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تو ایسی ہی تکلیف کافروں کو بھی پہنچتی ہے اور کہاں ان پلید و پلید کا ایک کمال خدا و رسول کی نفی کے لیے یہ بکنا کہ جیسی معبودیت اللہ کو ہے ایسی کو ہر کنگر کہسار کو ہے۔ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جانا ایسا تو ہر پاگل جانور کو ہے۔ کیوں جناب تھانوی صاحب ان بے ایمانوں کو کبھی مسلمانی کی ہوا بھی لگی ہے اور جب ان دل کے اندھوں کو یہاں فرق نہ سوجھا تو یہ کیا سوجھے کہ مولیٰ عزوجل اپنے بندوں کی نسبت جو فرمائے یا محبوبان الہ یاد تواضع جو اپنی نسبت فرمائیں انہیں دوسرا حجت بنا کر اپنی طرف سے بکے تو ایمان سے جائے، زبان گدی کے پیچھے سے کھینچی جائے۔ جہنم کی آگ میں ذق انک انت العزیز الکریم کہہ کر تلا جائے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

وعصٰی آدم ربہ فغوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما انا ابن امرأۃ قرشیۃ تاکل القدید۔

دوسرا رُخ دیکھئے۔ جناب تھانوی صاحب آپ نے سنا ہو کہ کافروں نے رسولوں سے کہا:

ما انتم الا بشر مثلنا۔

کیا مسلمان بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ہمسری با اولیا برداشتند
انبیا را ہمچو خود پنداشتند

کیوں جناب تھانوی صاحب ان دو قول پلید و پلید پر کیسے لا کلا تعف کی جائے۔

سوال ستیم: رسالہ الاستوان جل پر چلتا ہے کہ البتہ اگر کوئی اس تشبیہ پر اکتفا کرکے وجوہ تفاوت و تفاضل کو بیان نہ کرے تو بے شک قبیح ہے۔ لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ بیان ہو۔ جیسا قرآن مجید میں مثلکم کے بعد یوحی الی اور تالمون کے بعد ترجون من اللہ ما لا یرجون ہے اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ کلام متلاحق و متناسق ہے۔

آپ کا جامع علوم لازمہ نبوت ہونا مصرح ہے یا طرز بیان تفاوت پر دال ہو۔ پھر کیا قباحت ہے اور جب کہ تشبیہ ہی نہ ہو تب تو شبہ کا کوئی موقع ہی نہیں۔ یوں ہی ولید پلید کہتا ہے۔ کہ البتہ اگر کوئی صرف اس تشبیہ پر اکتفا کرکے وجوہ تفاوت و تفاضل کو بیان نہ کرے۔ تو بے شک قبیح ہے۔ لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ بیان ہو جیسا قرآن مجید میں مثلکم کے بعد یوحیٰ الی اور تالمون کے بعد وترجون من اللہ ما لا یرجون ہے اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ کلام متلاحق و متناسق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جامع صفات لازمہ الوہیت ہونا مصرح ہے یا طرز بیان تفاوت پر دال ہو، پھر کیا قباحت ہے اور جب کہ تشبیہ ہی نہ ہو تب تو شبہ کا کوئی موقع ہی نہیں۔ ان دونوں کے اس جل میں کیا بل ہے۔

سوال سی و یکم: جناب تھانوی صاحب آپ نے ان بے ایمانوں کی خباثت دیکھی۔ کیا اللہ و رسول کو بری تشبیہیں دینا اس وقت کفر ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی کوئی خوبی نہ بیان کی جائے اور اگر اس کے ساتھ ایک آدھ خوبی بیان کر دو تو پھر اللہ و رسول کو جیسی ذلیل سے ذلیل چاہو تشبیہیں دو کچھ قباحت نہیں۔ قباحت تو جب سمجھے کہ دل میں اللہ و رسول کی عظمت ہو ایمان ہو محبت ہو۔

سوال سی و دوم: جناب تھانوی صاحب خفا ہونے کی بات نہیں جو اللہ و رسول کو کہہ چکے ہو۔ اپنوں کو بھی کہو گے یا وہاں غیظ و غضب سے بھڑکتی آگ میں رہو گے۔ آپ کی ذریات نے شیطانیت یہ نکالی ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے جیسی ناپاک سے ناپاک بات چاہیں۔ اللہ اور رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں منہ بھر کر بک جائیں تو وہ سب تفسیر مادر اور کمال علائی کا جوہر۔ اس پر اہل اسلام جو ان دشنامیوں پر حکم شرع لگائیں یا آفتاب پر ان کا تھوکا ہوا ان کے منہ پر پلٹیں تو بے تہذیب ہیں بازاری گفتگو کرتے ہیں۔ قابل خطاب نہیں لائق کلام اہل حجاب نہیں۔ اس ڈھٹائی بے حیائی کی کچھ حد ہے تو بات کیا ہے۔ یہ کہ تمہاری جھوٹی عزت ساختہ وقعت ان کی نگاہوں میں اللہ و رسول کی بھی عظمت سے بدرجہا زائد ہے۔ جب تو تم اللہ و رسول کو جیسی چاہو گالیاں دو۔ آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک اور اس پر مسلمان تمہارا نام الف کے تلے لیں تو بے تہذیب ہیں، فحش کلام ہیں: الا لعنۃ اللہ علی الظلمین

خیر اس کا فیصلہ تو روز قیامت ہوگا۔ وہی آیت اللہ یحکم بینکم یوم القیٰمۃ جو آپ نے اپنی بسط البنان میں الٹی پڑھی اور تم پر حجت ہونے کے لیے اس کی لوح پر چڑھی کہ رب تعالیٰ القرآن والقرآن یلعنہ وہی ان شاء اللہ العزیز روز قیامت تمہارے گلوں پر سوار ہوگی اور جو اللہ ورسولؐ کی گالیوں کے جواب میں تمہیں کچھ کہنا بے تہذیبی بتاتے ہیں۔ ان سب سے بھی سوال ہوگا:

وقفوھم انھم مسئولون:

ان سے سوال ہوتا ہے کہ اللہ ورسول تمہاری نگاہ میں ایسے ہلکے تھے اور ان کے یہ بدگو لعین اتنے بھاری تمہیں یا تمہارے ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہے تو تہذیب و انسانیت سب بالائے طاق رکھتے ایک کی دس کہہ کر بھی پیچھا نہ چھوڑتے اور اللہ و رسول کے دشنام دینے والوں کے ساتھ ایسے مقدس بے نفس بنتے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون خیر یہ تو روز قیامت کا تصفیہ ہے۔

اللہ یحکم بیننا وھو خیر الحٰکمین۔

اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے۔ سیدھی طرح انسان بن کر سنیئے اور ہو سکے تو جواب دیجئے۔ ورنہ توفیق ملے تو کلمۂ اسلام پڑھ کر توبہ کیجیے۔ ہاں ہاں او ولید و بلید تم دونوں نے اللہ ورسول کو تو وہ کچھ کہا کہ جیسی معبودیت اللہ کو حاصل ہے۔ ہر کنگر کمہار کو حاصل ہے جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ ایسا ہر پاگل ہر جانور کو ہے اور اس پر جو خیر مسلمانوں نے تمہاری لی تو بسط البنان میں ان سات جیلوں حوالوں کی سوجھی اور صاف ٹھہرالیا کہ اللہ ورسول کی جناب میں ایسا منہ کھول دینے میں کچھ قباحت نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر سعید و حمید وغیرہما کہیں کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا تو

سلہ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہر کتے کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا ہر اُلو کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب تھانوی صاحب کو ہے ایسا تو ہر گدھے کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب دہلوی کو تھا ایسا تو ہر سؤر کو ہوتا ہے۔ جناب گنگوہی صاحب کی صورت کتے کی سی تھی۔ جناب نانوتوی صاحب کی شکل اُلو کی سی تھی۔ جناب تھانوی صاحب کا چہرہ گدھے کا سا ہے۔ جناب دہلوی صاحب کا منہ سور کا سا تھا اور وجہ شبہ یہ بتایئے کہ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و دہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کتے اُلو گدھے، سؤر کو بھی بعض ہے۔ اگرچہ خیابان مذکورین کو دینیات کا علم جتنا آج کل مولوی کہلانے کو لازم و ضروری ہے۔ کتے، اُلو، گدھے، سؤر سے زائد ہے۔ خیابان مذکورین کا منہ، چہرہ، شکل، صورت بھی مخلوق ہے۔ حادث ہے، فانی ہے۔ اور کتے، اُلو گدھے، سور کے منہ بھی مخلوق حادثات و فانی ہیں۔ اگرچہ آدمی بچہ کہلانے کے لیے جو نقشہ لازم و ضروری ہے خیابان مذکورین کو تمام سا حاصل ہے تو کیا ایسا کہنا آپ حضرات پسند کریں گے۔ کیا اسے ان خیابوں کی توہین نہ کہیں گے۔ کیا جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے لکھ کر چھاپ دیا۔ اور اب اس پر اڑے ہو جھوٹے بہانوں سے اسے بنانے کے پیچھے پڑے ہو۔ یونہی لکھ کر اپنے مہر و دستخط سے یہی الفاظ گنگوہی و نانوتوی واسمٰعیل دہلوی کی نسبت چھاپ دو گے۔ جو عذر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے کر گڑھے۔ کیا یہاں جاری نہیں سب بعینہا جاری ہیں۔ حمید و سعید کہتے ہیں کہ

۱۔ ایسا سے مراد مطلق بعض وفانی ہے نہ کہ واقع میں جیسے خیابوں کے علم و رخ تھے۔

۲۔ اس عبارت میں تصریح ہے کہ علم و شکل بقدر لازم مولویت و انسانیت انہیں حاصل تھے۔

۳۔ بلکہ مشابہت کی نفی کی تھی کہ تخصیص چاہیے اور یہ خاص نہیں۔

۴۔ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و اسمٰعیل دہلوی صاحبان کے علم و رخ کو کتے، اُلو، گدھے، سؤر کے علم و رخ سے تشبیہ نہ دی بلکہ مطلق بعض علوم و فانی رخ سے۔

۵۔ تشبیہ سے بھی سہی تو من کل الوجوہ نہ تھی۔

۶۔ من بعض الوجوہ ناقص و کامل کی تشبیہ قرآن عظیم میں موجود ہے۔

معبود فیا حق اطلاق کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب تھانوی صاحب ذرا ان دونوں مردوں کی عقل کے ناخن تو لیجئے کیا کسی ذی عقل مسلمان کے وہم میں بھی یہ شقیں گزرنے کی تھیں کہ ذلیل سی ذلیل اور ادنیٰ سے ادنیٰ صفت جو ہر کسنگر کمہار ہر پاگل چوپائے میں پائی جائے۔ ہم اس سے اللہ و رسولؐ کو موصوف کر کے ان کی یہ تعریفیں کرتے ہیں یا یہ کہ جب تک اللہ خود اپنی ذات کا مبدع نہ ہو جائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع علوم الٰہیہ کو محیط نہ ہو جائیں۔ ہم ان کی یہ تعریفیں نہ کریں گے۔ بلکہ قطعاً یقیناً ان تعریفوں کا منشا وہی شق تھی۔ جسے یہ بخشا دانستہ چھوڑ گئے تو اس بے ایمانی کی کچھ حد ہے کہ خصم کے مقابل وہ صریح باطل شقیں جو ہرگز نہ اس کی مقبول نہ اس کو مقبول نہ کسی عاقل کے نزدیک معقول ان کا بطلان بیان کر دیجئے اور شق صحیح کہ یقیناً وہی ان کے خصم کی مراد اور ہر عاقل کا ذہن اسی کی طرف جائے یوں چھوڑ جائیے یا بالفرض غلط اشارہ کے گھونگھٹ میں چھپائیے جسے آپ سمجھیں یا آپ کا پیٹ۔

کیوں تھانوی صاحب پاگل کے سوا کوئی بھی ایسی پلید حرکت کرے گا؟

کیوں تھانوی صاحب اصل مقصود کو پردے میں چھپا جانا چھا تو لی تباجاتا اور دو صریح مہمل باتیں کہ کسی کے وہم میں بھی نہ ہوں۔ ان کو یوں چمک چمک کر طویل بیان میں لانا پاگل کے سوا کس کا کام ہے؟

کیا آپ ان خبیثوں سے نہ پوچھیں گے کہ مردکو یہ کس نے کہی تھیں کہ تم ان کو رد کرتے ہو۔ اور جو صریح واضح مراد تھی اسے چھوڑ کر جنیت بنتے ہو۔ آخر پاگل تو ہو نہیں بلکہ تکفیر سے بچنے کے لئے دانستہ بنتے ہو۔ کیوں تھانوی صاحب کیسی کہی۔

سوال سی و چہارم: اصل مقصود یوں بچا کر دو مہمل باتوں پر گرانا جو کسی طرح ان کے خصم

لہ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیا کسی کے وہم میں نہ تھیں اور اس پر وہ ناپاکیاں گا تا کہ جیسا علم علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہے۔ جیسا مبدء فیض خدا ہے ایسا تو ہر کسنگر کمہار ہوتا ہے۔ جناب تھانوی صاحب آپ اس قصدی تبدیل بحث کا کچھ اور فائدہ بتا سکتے ہیں سوا اس کے کہ ان پلید و پلید کو منظور ہی یہ تھا کہ اللہ و رسولؐ کی جناب میں خباثتیں بکیں۔ اصل مقصود پر بحث کرتے تو وہاں ان ملعون لفظوں کی کب گنجائش ملتی۔ دوسرا کوئی ملعون بات کہے تو اس کی شناعت ظاہر کرنی مجبوری ہے۔ مگر وہ بات کہ نہ دوسرے نے کہی نہ اس کے خواب خیال و وہم گمان میں نہ کسی عاقل کے نزدیک اس کی اصلاً گنجائش تھی وہ اپنے دل سے تراش کر لا کھڑی کرنی اور عظمت والی بارگاہوں پر گالیاں برسانی سوا اس خبیث بد باطن کے کس کا کام ہے۔ جسے مقصود وہی اللہ و رسول ﷺ کی جناب میں گالیاں بکنا تھا۔ کیوں جناب تھانوی صاحب آپ کسی مسلمان عاقل سے اس کی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔

میں جانتا ہوں آپ بے مثال نہ سمجھیں گے۔ اللہ و رسولؐ کی جناب میں آپ بک چکے ہیں۔ ہم تفہیم کے لیے مثال پیش کریں تو معاف فرمانا۔ حاشا ہم خود نہیں کہتے بلکہ بات یہ ہے کہ اللہ و رسول کی جناب میں گستاخی آپ صاحبوں نے کی اور ہلکی سمجھی اور اسے بنانے کی رات دن فکر رکھی تو یہ دکھانا ہے کہ اگر اسی طرز کا کلام کوئی بیباک تمہیں اور تمہارے بڑوں کو کہے تو کتنا برا لگے۔ جس سے تم سمجھ جاؤ کہ ہاں واقعی تم سے گستاخی ہوئی اور تم نہ سمجھو تو مسلمان سمجھ لیں۔ جو انداز تقریر اپنے لیے آتنا برا لگا۔ خدا اور رسول علیہ السلام پر بے دھڑک بکا۔ ایمان کا حال معلوم ہو گیا۔ لہٰذا دریافت ہے کہ زید کے حضرت اسمٰعیل دہلوی و جناب گنگوہی و جناب نانوتوی و جناب تھانوی صاحبان ہر ایک صاحب بے نظیر ہیں۔ اس پر اگر کوئی بیباک بول اٹھے کہ اگر بے نظیر سے یہ مراد کہ یہ لوگ معاذ اللہ اللہ کی طرح وحدہٗ لاشریک لہٗ ہیں۔ جب تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ظاہر ہے اور اگر یہ مراد کہ ان میں ہر ایک پیچھے دفع نجاست کا ایک راستہ ہے تو اس میں ان کی کیا تخصیص یہ سوراخ تو ہر کتے ماسو کے ہوتا ہے تو چاہیئے سب کو بے نظیر کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں